مسجد اقصی کی آزادی

اور

مسلمانوں کی ذمہ داری

حافظ عبید الرحمن گوندل

غفر الله له ولوالديه ولمشايخه ولجميع المسلمين

بسم الله والحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه أما بعد!

أولاً:

مسجد اقصی مسلمانوں کا قبلہ اول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسری، اور جن تین مساجد کی طرف رخت سفر باندھا جاسکتا ہے ان میں سے ایک ہے، اور وہ مسجد الحرام مسجد نبوی اور مسجد اقصی ہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں اس کا مقام بیان کرنے کا محتاج نہیں۔

ثانیاً:

مسجد اقصی قبضہ یہود میں ہے، اور یہود کی مسلمانوں سے دشمنی شروع سے ہے ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

[وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ] (البقرة:120)

"اور آپ سے یہود ونصاری ہر گز راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کی ملت کی پیروی نہ کریں۔ "

مسجد اقصی کی آزادی رجوع الی اللہ، توبہ اور دین پر استقامت کے بغیر ممکن نہیں۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

[إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ] (الرعد:11)

"بے شک اللہ تعالی کسی قوم کے پاس موجود (امن و نعمت) کو نہیں بدلتے حتی کہ وہ اپنے دل کے حالات نہ بدل لیں۔"

جب تک ہم اللہ کے دین کی نصرت نہیں کریں گے ہمیں اللہ تعالی کی نصرت حاصل نہیں ہو گی۔

اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہے:

[إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ] (سورہ محمد:7)

"جب تم اللہ کے دین کی نصرت کرو گے اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائے گا۔"

اللہ کے دین کی نصرت اس پر عمل پیرا ہونے سے ہو گی، اس پر استقامت اختیار کرنے سے ہو گی، توحید کی طرف دعوت دینے، اور اسی پر زندگی گزارنے سے ہو گی، پس توحید ہی مسلمانوں کو متحد کرتی ہے اور اسی سے ان کا رب ان کی نصرت فرماتا ہے، اللہ کے دین کی نصرت اللہ کی طرف رجوع اور توبہ سے ہو گی، نہ کہ نعرے بلند کرنے، مظاہرات اور توڑ پھوڑ کرنے، اور بغیر تصدیق جھوٹی خبریں پھیلانے سے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

[إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ] (الاعراف:128)

"بے شک زمین اللہ تعالی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

[وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُون] (الانبیاء:105)

"اور ہم زبور میں پند ونصائح کے بعد لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہونگے۔"

جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ نہیں آتے، تقوی اور صالحیت نہیں اختیار کرتے، اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل نہیں ہوگی مگر چندلوگوں کے علاوہ ہم نہیں سنتے، جو یہ کہہ رہاہو، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، توبہ کرو، دین پر عمل پیراہو جاؤ، ایمان پر استقامت اختیار کرو، زیادہ ترلوگ غلط مناہج اور طریقے اختیار کرکے اس مسئلہ کو حل کرناچاہتے ہیں جو کہ ایک وہم سے زیادہ کچھ نہیں۔

اس لیے ہم پر واجب ہے کہ ہم علمائے حق کی طرف رجوع کریں، جو کتاب وسنت کی روشنی میں ہمارے لیے روشن اور واضح راستہ متعین کریں۔

اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:

[وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا] (النساء:83)

"اور جب ان کے پاس امن یاخوف کی کوئی خبر آتی ہے تو وہ اسے پھیلاناشروع کردیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے اولی الامر کی طرف اس بات کو لوٹائیں تو نتیجہ اخذ کرنے والے حقیقت معلوم کر لیتے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو چندلوگوں کے علاوہ تم شیطان کی پیروی شروع کردیتے۔"

پس اس طرح کے مسائل میں ہمیں جھوٹی خبروں اور افواہوں سے بچنا چاہیے، جو دشمنوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور مسلمانوں میں ضعف و کمزوری کا سبب بنتی ہیں، اور ہمیں ایسے معاملات میں نہیں پڑنا چاہیے جس کی ہم اہلیت نہیں رکھتے، یہ اہم حوادث و نوازل مسلمان حکام کی مسؤلیت ہیں کہ وہ اس پر قوت و حکمت سے فیصلہ کریں اور ہمیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے توفیق و نصرت کی دعا کرتے رہنا چاہیے نا کہ ان باطل گروہوں اور جماعتوں کے پیچھے لگنا چاہیے جو لوگوں کے جوش و حماس اور کم علمی سے فائدہ اٹھا کر ان حادثات سے اپنے مذموم مقاصد پورے کرتے ہیں، اور لوگوں کو حکام کے خلاف بھڑکانے اور توڑ پھوڑ کا موقع پاتے ہیں اور حقائق سے غفلت اختیار کرتے ہوئے باطل کے آلہء کار بن کر بعض اسلامی ممالک اور ان کے حکام کو گالیاں نکالتے ہیں، اور بعض کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

ـــہ وعين الرضا عن كل عيب كليلة   ولكن عين السخط تبدي المساويا

پس فتنے بہت بڑے ہیں اور باتیں بہت زیادہ ہیں، مگر ہمیں کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھام کر فتنوں سے بچ کر اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ] (سنن ابوداود:4263)

"بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔"

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسجد اقصی کو یہود سے آزاد فرمائے اور ہمیں اپنے دین کی طرف رجوع اور اس پر استقامت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے شر اور فتنوں سے بچائے، آمین

وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمين

منهاج النبوة

https://www.facebook.com/minhag.pk

ویڈیو:

https://youtu.be/kf-JgAAzVKc